شفیق الدین فاروقی

دارالعلوم کے شب و روز

دارالعلوم کا نیا تعلیمی سال اور افتتاحی تقریب

بحمداللہ اس سال بھی حسب سابق ۱۴/ شوال سے دارالعلوم کے نئے تعلیمی سال کے لئے تمام درجات میں طلبہ کے داخلوں کا سلسلہ شروع ہوا مختلف درجات میں قدیم وجدید طلبہ کے ساتھ داخلہ کے طریق کار، طلبہ کے گذشتہ سال کا تعلیمی معیار، نتائج اخلاقی کردار، نئے طلبہ سے انٹرویوز، امتحانات، نتائج، داخلہ فارم اور اس کی مرحلہ وار تکمیل، قیام گاہوں کی تقسیم، اعاطہ و درجہ بندی اور تناسب کتب کے لئے دارالعلوم کے نائب مہتمم حضرت مولانا انوارالحق صاحب مدظلہ کی سرپرستی میں دارالعلوم کی انتظامیہ اور اساتذہ کرام کی کمیٹیاں تشکیل ہوئیں جنہوں نے تن دہی، بھرپور توجہ اور حسن سلیقہ سے تمام اہم امور ۱۲/شوال تک نمٹائے۔

داخلہ کے ایام میں اس سال طلبہ کا ازدحام ہمیشہ سے زیادہ رہا اور اب داخلہ مکمل ہو جانے کے باوجود داخلہ کے شائقین کا تا ہنوز وہی عالم ہے۔ بے چارے دور دراز علاقوں سے آنے والے طالبانِ علوم نبوت عدم گنجائش کے پیشِ نظر یہاں سے محروم واپس لوٹتے ہیں۔ درجۂ دورۂ حدیث میں آغاز ہی سے ۱۰۰ تک شرکاء کی تعداد پہنچ گئی۔ اور اب یہ عالم ہے کہ دارالحدیث سمیت تمام درسگاہوں کو اپنی تنگ دامنی کی شکایت ہے۔ عام درسگاہوں میں طلبہ کھچا کھچ اور گنجان بیٹھنے کے باوجود بعض بے چاروں کو درسگاہ کے دروازے پر جوتیوں کی جگہ میں یا کھڑکی سے قریب بیٹھ کر استاد کا درس سننا پڑتا ہے۔

نئے ہاسٹلوں کی تعمیر کی تکمیل اور ان کے استعمال کے باوجود چھوٹے بڑے مختلف درجات کے طلبہ کی کثیر تعداد کرائے کے مکانات اور شہر کے مساجد میں قیام پذیر ہے۔ درجہ تخصص فی الفقہ میں بھی داخلہ کے لئے مختلف اضلاع سے فضلاء کی درخواستیں موصول ہوئیں۔ مطلوبہ معیار کے مطابق انٹرویوز تعلیمی صلاحیت اور استعداد کو ملحوظ رکھ کر داخلہ دیا گیا۔

شعبہ دارالحفظ والتجوید میں بھی شائقین کا وہی ازدحام رہا تمام درخواست دہندگان کو نہ تو داخلہ دینا ممکن تھا اور نہ اس کے لئے کوئی گنجائش تھی۔ اسی وجہ سے دارالحفظ میں داخلہ کے قواعد اور ضوابط میں سختی، مزید کلاسوں کے اجراء اور نئے اساتذہ کے تقرر کے باوجود بھی اس درجہ میں سینکڑوں طلبہ کو محروم ہونا پڑا۔ تاہم داخلہ کے لئے شرائط اور معیار کو ملحوظ رکھ کر پہلے درخواست پہلے داخلہ کی بنیاد پر درخواستوں پر کارروائی کی جاتی رہی۔

۱۲/شوال کو دارالعلوم کے تعلیمی سال کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ دارالحدیث میں افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں دارالعلوم کے مشائخ، اساتذہ، معززین شہر، گرد و نواح کے متعلقین اور اضیاف کی ایک

بڑی تعداد شریک ہوئی۔

دارالعلوم کے مہتمم جانشین شیخ الحدیثؒ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ ان دنوں شریعت بل کے سینٹ میں منظور ہوجانے کی وجہ سے اہم مسائل، مساعی اور اس سلسلہ کی مزید جدوجہد میں بے حد مشغول تھے افتتاحی تقریب سے ایک روز قبل انہوں نے شریعت بل کی عظمت، سیاسی اہمیت، قانونی جامعیت، قومی اسمبلی میں اس کے منظور کرانے کی تحریک و پیش رفت اور اس سلسلہ میں عالمی رائے عامہ کو ہمنوا بنانے کی ضرورت کے پیش نظر ارکان سینٹ، قومی نمائندوں، غیر ملکی سفیروں، مختلف سیاسی اور دینی جماعتوں کے سربراہوں، سربراہان افواج، صدر پاکستان اور عالمی پریس کے نمائندوں کو اسلام آباد میں استقبالیہ دیا۔ اور شریعت بل کی منظوری کے اگلے مرحلے کے سلسلہ میں صدر پاکستان اور سیاسی رہنماؤں سمیت تمام مسلمانوں کو اس نازک اور حساس ترین مسئلہ اور اس سلسلہ کی ان دینی و مذہبی اور اخلاقی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ تاہم اس قدر مشاغل اور مصروفیات کے باوصف حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ بروقت دارالعلوم تشریف لے آئے۔ افتتاحی تقریب میں شرکت کی اور خطاب بھی فرمایا

سینٹ میں شریعت بل کی منظوری کی وجہ سے پورے ملک کی طرح دارالعلوم میں بھی جشن مسرت کا سماں تھا پھر تعلیمی سال کی علمی و روحانی افتتاحی تقریب سے اس کی رونق مزید دوبالا ہوئی۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد فرید مدظلہ نے جامع السنن للترمذی کا افتتاحی درس دیا۔ ترمذی شریف کا صحاح میں مقام، برصغیر میں جامع ترمذی کے درس سے تعلیمی سال کے آغاز کی وجہ، جامع کی خصوصیات اور میزات پر تفصیلی خطاب فرمایا۔

حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے قدیم اور جدید طلبہ کو دارالعلوم میں داخلہ لینے پر خوش آمدید کہا۔ اور فضیلت علم، تحصیل علم کے آداب، دینی مدارس کی اہمیت و کردار، طلبہ کے فرائض، باہمی تعلقات، ملک کی تازہ ترین صورت حال، شریعت بل کی سینٹ میں منظوری کے بعد قومی اسمبلی میں اس کی منظوری کے لئے تمام مسلمانوں کے اتحاد و یک جہتی کے لئے دعا اور مساعی کی ضرورت پر مفصل خطاب فرمایا۔

بحمداللہ طلبہ دارالعلوم میں نصابی کتب کی تقسیم مکمل ہو چکی ہے ہر درجہ میں ہمیشہ سے طلبہ کے اضافے کے پیش نظر مزید درسی کتب خریدی گئیں۔ وفاق المدارس العربیہ کے منظور شدہ نصاب تعلیم کا مکمل اجراء اور تمام کلاسوں کی درجہ بندی کر دی گئی ہے۔ البتہ منطق، فلسفہ، ریاضی اور دیگر علوم کی بعض وہ کتابیں جو وفاق کے نصاب تعلیم میں جگہ نہ پا سکیں اور درس نظامی میں پہلے سے مروج تھیں ان کو تکمیل کے نام سے مستقل درجہ دیا گیا۔ طلبہ کے لئے اس درجہ کے اختیاری ہونے کے باوجود اشتیاق علم کا یہ حال ہے کہ اس درجہ کے بھی تمام کتب میں طلبہ کی تعداد معیاری ہے۔ والحمدللہ علی ذالک۔